Regd No L 5254

294

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جنوبی ایران کے کارخانے اڑا دیئے جائیں گے

طہران ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے ایران کو مشورہ دیا ہے کہ وہ برطانی کاریگروں کے نکلنے کا حکم منسوخ کر دے۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ جونہی ایران کی زمین پر بیرونی فوجیں اترنے کی کوشش کریں گی جنوبی ایران کے تیل کے کارخانوں کو اڑا دیا جائے گا۔ آج آبادان میں ایرانی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور سرنگیں بچھائی جا رہی ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب تو ام
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش است بار
تا بمن نور رسول پاک را بنمودہ اند
عشق او در دل ہمی جوشد چو آب از آبشار

اے اللہ کے نبی میں آپ کے پیارے چہرے پر قربان ہوں میں نے اپنا سر جو میرے کندھوں پر ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے۔ جب سے رسول پاک کا نور مجھے دکھلایا گیا ہے تب سے میرے دل میں اس کا عشق ایسا جوش مارتا ہے جیسے آبشار کا پانی۔

(ضمیمہ سراج منیر صفحہ ج)

کشمیر کو فوج سے خالی کرانے کیلئے اب سلامتی کونسل منصوبہ تیار کرے۔ سلامتی کونسل سے وزیر خارجہ پاکستان کا مطالبہ

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ کل یہاں اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔ آج مسئلہ کشمیر نے جو انتہائی نازک صورت اختیار کر لی ہے وہ آج سے ایک سال پہلے کی صورت حال سے کلیۃً مختلف ہے۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستان نے اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ سابق ڈاکٹر فرینک گراہم نے فوجوں کو نکالنے کے سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی تھیں۔ انہیں مسترد کر دیا ہے۔ اور وہ مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد اسمبلی کے قیام کی برابر حمایت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج تک اقوام متحدہ نے ریاست جموں و کشمیر کو بیرونی فوجوں سے خالی کرانے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ہندوستان نے انہیں کسی نہ کسی بہانے سے ایک ایک کر کے رد کر دیا ہے۔ لہٰذا سلامتی کونسل کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سلسلے میں اپنے منصوبے آپ بنائے۔

لیک سکیس۔ یہاں سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم اپنی رپورٹ ۱۰ اکتوبر تک پیش کر دیں گے۔ اور سلامتی کونسل کا جو اجلاس ۱۵ اکتوبر کو شروع ہو رہا ہے۔ اس میں اس رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک اطلاع کے مطابق نام نہاد اسمبلی کے قیام سے مسئلہ کشمیر کے مسئلہ میں اب مزید الجھن پیدا ہو گئی ہے۔

معمولی معمولی واقعات کو ہوا دیکر ابن الوقتوں کو قومی یکجہتی میں رخنے ڈال کر دشمن کے ہاتھ مضبوط نہ کرنے دیجیے

کراچی کے آٹھ اخبار نویسوں کی اہل پاکستان سے مشترکہ اپیل!

کراچی ۲۷ ستمبر۔ کراچی کے آٹھ ایڈیٹروں اور منیجنگ ایڈیٹروں نے ایک مشترکہ بیان میں عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ ملک پر اس نازک دور میں جبکہ دشمن کے جارحانہ حملے کا خطرہ سر پر ہے۔ ابن الوقتوں کو یہ اجازت نہ دی جائے۔ کہ وہ معمولی معمولی مسئلوں کو اٹھا کر قومی یکجہتی میں رخنہ ڈال سکیں۔ انہوں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کے بیرونی دشمن کے مقابلہ میں دشمن خیال سے تمام امور پر تبصرہ کریں گے۔ ان اخباروں نے اپنے اس عزم کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ وہ قانون۔ اخلاق اور ملک کی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ خواہ وہ کتنے ہی سرکاری یا غیر سرکاری نظریات سے ٹکرائیں۔ اس مشترکہ اپیل پر مندرجہ ذیل ایڈیٹروں اور منیجنگ ایڈیٹروں کے دستخط ہیں۔ مسٹر محمود تقی اور میر خلیل الرحمن صاحب (روزنامہ جنگ)، پیر علی محمد صاحب راشدی (روزنامہ آبزرور)، سید سجاد حسین رضوی (انتظار)، سید فرید جعفری (سول اینڈ ملٹری گزٹ)، مسٹر عمر فاروقی (انجام)، مسٹر انعام النبی (پرسی ڈان روز)، مسٹر الطاف حسین (ڈان)، اور سید عشرت علی (مسلمان)۔ اس اپیل میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے بیرونی دشمن ملک کے معمولی معمولی سے واقعات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے آزادی رائے کا سوال بھی اٹھا دیا ہے۔

موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے اور جاگیرداریوں کی تنسیخ کا اصول تسلیم

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا دو روزہ اجلاس

لاہور ۲۷ ستمبر۔ پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے اپنے دو روزہ اجلاس میں اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ موروثی کاشتکاروں کو زمینوں پر مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی نے جاگیرداری کے نظام کو منسوخ کرنے کا اصول بھی تسلیم کر لیا معلوم ہوا ہے۔ کہ پارٹی کے لیڈر میاں محمد ممتاز خان دولتانہ عنقریب اس سلسلہ میں سات افراد کی ایک کمیٹی مقرر کریں گے۔ جو اس سلسلے میں معاوضے اور دیگر معاملات طے کرے گی۔ پارٹی کا اجلاس کل پھر ہو گا۔ ان زرعی اصلاحات کی رو سے ایسے کاشتکاروں کو جو مالکوں کو کوئی لگان ادا نہیں کرتے ہیں بلا معاوضہ ایسے مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ لیکن جو لگان وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ انہیں مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے مقررہ معاوضہ ادا کرنا ہو گا۔ جو حکومت مقرر کرے گی۔

ان اصلاحات کی رو سے کسی زمیندار کو ۲۵ ایکڑ سے زیادہ نہری اور ۵۰ ایکڑ سے زیادہ دوسری قسم کی زمین نہیں دی جائے گی۔ زمیندار کو پیداوار کا صرف ۱/۴ حصہ دیا جائے گا علاوہ ازیں فی صدی ... سے آبیانہ و مالیہ ادا کرنا ہو گا۔ غیر موروثی کاشتکاروں کو یہ اختیار ہو گا۔ کہ وہ اپنے حقوق کے حصول کیلئے اپنے وارث نامزد کر سکیں۔

۱۲۵ ممبر حاضر تھے میاں محمد شفیع غیر جانبدار رہے۔

سرحدی عوام کے حوصلے بلند ہیں

کراچی ۲۷ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ عزت مآب خواجہ شہاب الدین نے جو اپنے صوبہ سرحد کے دورے سے واپسی پر تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ صوبہ سرحد کے عوام کے حوصلے بلند ہیں اور ہر قسم کے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پورے جوش و خروش سے منہمک ہیں۔

میں بعض اور مطالبات بھی کئے

سردار محمد ظفر اللہ صدر منتخب ہو گئے

لاہور ۲۷ ستمبر۔ آج سردار محمد ظفر اللہ سولہ ووٹوں کی اکثریت سے سول مسلم لیگ لاہور کے صدر منتخب ہو گئے۔ انہیں ۷۰ اور ان کے مدمقابل ملک شوکت علی میئر لاہور کو ۵۴ ووٹ ملے۔ کونسل کے ۱۳۲ ممبران میں

شام و پاکستان میں فضائی معاہدہ

دمشق ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور شام کے درمیان جلد ہی ایک فضائی معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے (اشار)

بات چیت کیلئے نئے مقام کی تجویز

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے نے آج کمیونسٹ کمانڈروں کو یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ ازسرنو عارضی صلح کی بات چیت کے لئے ایک نئے مقام پر ملیں۔ یہ مقام کیسانگ کے ۸ میل جنوب میں ہے۔

لبنان کی سرحد پر اسرائیلی فوجی مظاہرے

بیروت ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسرائیلی فوجیں ترکہ لبنان کی سرحد سے لیکر خلیج عینا تک کے علاقہ میں فوجی مظاہرے کر رہی ہیں۔ یہ مظاہرے معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں اور لبنان کی پہلی دفاعی لائن میں فوجی نقل و حرکت کا باعث ہیں۔

انتخابات کیلئے دفعہ ۹۲ نافذ کیجاوے

پشاور ۲۷ ستمبر۔ سرحد جناح عوامی مسلم لیگ کے صدر پیر صاحب آف مانکی شریف نے ایک بیان میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں انتخابات کے دوران میں دفعہ ۹۲ الف نافذ کر دی جائے۔ آپ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس سلسلے

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ربوہ کی ڈائری

(از حسن محمد خان صاحب)

اس ہفتہ کے دوران میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اچھی رہی الحمد للہ۔

مورخہ ۲۱ ستمبر کی صبح کو قومی رضا کاران ربوہ نے سول ڈیفنس کا مظاہرہ کیا۔ اس موقعہ پر ضلع جھنگ کے سول ڈیفنس افسر بھی موجود تھے۔ مظاہرہ سے افسر موصوف نہائت متأثر ہوئے۔

وکالت تبشیر کے زیر اہتمام چوہدری عبد اللطیف صاحب کی جرمنی سے اور مولوی عطاء اللہ صاحب کی گولڈ کوسٹ سے واپسی کے اعزاز میں مورخہ ۲۳ ستمبر کی شام کو دعوت چائے دی گئی۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین اور کارکنان تحریک جدید کو نصائح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ انہیں اللہ تعالےٰ پر توکل کرنا چاہیئے۔ اور اپنی قوت ایمان پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ چندوں پر ہی انحصار نہ رکھیں۔ یہ خدا کے کام ہیں اور وہ اپنے کاموں کے لئے خود ہی ذرائع پیدا کیا کرتا ہے۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اپنی اہلیہ اور ایک بچی سمیت مورخہ ۲۴ ستمبر کو چناب ایکسپریس کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ فری ٹاؤن (سیرالیون) فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

ربوہ کے محلہ جات کے مستقل نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ربوہ کے مستقل محلہ جات میں آبادی شروع ہونے پر ربوہ کے محلہ جات کے لئے حسب ذیل نام تجویز فرمائے ہیں۔ احباب آئندہ خط و کتابت میں ان ناموں کو رواج دیں۔

	موجودہ نام محلہ	جائے وقوع	مستقل نام
(۱)	الف	چنیوٹ سے آتے ہوئے پختہ سڑک کے دائیں طرف	دار الیُمن
(۲)	ب	چنیوٹ سے آتے ہوئے پختہ سڑک اور ریلوے لائن کے درمیان محلہ الف کے برابر میں	باب الابواب
(۳)	ج	محلہ الف اور ب کے برابر ریلوے لائن کے جنوب مغرب میں	دار النصر
(۴)	د	ہائی سکول کے بالمقابل	دار البرکات
(۵)	س	ریلوے اسٹیشن کے جنوب مغرب میں موضع کھچیاں کے مابین	دار الرحمت
(۶)	ص	حضور کی کوٹھیوں کے قریب پختہ سڑک اور ریلوے لائن کے درمیان	دار الصدر
(۷)	ط	کچی سڑک اور پہاڑیوں کے درمیان حضور کی کوٹھیوں کے بالمقابل	دار الفضل

سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

چندہ سالانہ اجتماع سنہ ۱۹۵۱ء

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ربوہ میں ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے انتظامات شروع ہیں۔ چونکہ رقم کی فوری ضرورت ہے، اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع کا جس قدر چندہ جمع ہو چکا ہے وہ بلا تاخیر ارسال فرمائیں اور جن خدام نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا ان سے وصول کرکے اس کے بعد دوسری قسط اجتماع سے قبل جس قدر ممکن ہو سکے ارسال فرمائیں۔ قاعدہ کے مطابق ہر خادم سے خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو یہ چندہ وصول کرنا ضروری ہے۔

مہتمم مال مرکزیہ

تحریک جدید کے چندہ میں اضافہ

مکرمی کرنل ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین احمد صاحب کوئٹہ سے لکھتے ہیں کہ میرا وعدہ سترھویں سال کا ۷۶۰ ہے۔ اس میں ۵۰ روپیہ مزید اضافہ کرکے ۸۱۰ کر لیں۔ اس میں سے ۲۶۰ پہلے دے چکا ہوں۔ اس خط کے ساتھ ۳۰۰ روپے کا چاک ارسال ہے۔ ۲۵۰ روپے انشاء اللہ جلدی ہی ادا کر دوں گا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔ آپ کا اضافہ نوٹ کر لیا ہے۔ ۲۵۰ روپے ۳۱ اکتوبر سے قبل ارسال فرمائیں۔

وُہ دوست جو اب تک دس ماہ تک اپنے وعدے کی رقم سستی کی وجہ سے ادا نہیں کر سکے انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے سترھویں سال کی رقم ارسال کرتے وقت کچھ اضافہ کرکے ادا کریں۔ تا پیچھے دینے کی وجہ سے کچھ تلافی ہو جائے۔ جو احباب اضافہ کرکے دیں گے۔ اور ۳۱ اکتوبر تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرینگے دفتر اول کی پانچ ہزاری فوج کے ان تمام مجاہدین کے نام حضور کی خدمت میں ۳۱ اکتوبر کو دُعا کے لئے پیش کئے جائینگے اور کوشش کی جائیگی۔ کہ سو فی صدی جماعتوں اُن کے اچھا کام کرنے والے کارکنوں براہ راست وعدہ ادا کرنے والے احباب اور اضافہ کرکے ادا کرنے والے مجاہدین کے نام شائع کئے جائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء

نوجوان ہی قوم کی قوتِ فعال ہیں

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کسی قوم کی فعال قوت اس کے نوجوانوں میں ہوتی ہے۔ بیشک کسی قوم کے معمر اور تجربہ کار افراد قومی تنظیم اور استحکام کی بنیاد ہوتے ہیں۔ لیکن وہ چیز جو کسی کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرتی ہے۔ اور روکاوٹوں پر فاتح ہوتی ہے۔ وہ نوجوانوں کی شجاعت اور ہمت مردانہ ہی ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ قوم کے بچے بوڑھے عورتیں سب اپنی اپنی جگہ اپنی اپنی وسعت اور اپنے اپنے سن کے لحاظ سے قوم کی بہبودی کے لئے اگر خدانخواستہ کام نہ کریں تو قوم کو سخت نقصان ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ اگر قوم کے نوجوان سست کاہل یا سہل انگار بن جائیں تو ایسی قوم کی تباہی یقینی ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی قوم کی بدنصیبی نہیں ہو سکتی۔ کہ قوم کا وہ طبقہ جس کو در اصل قوم کا منبع طاقت کہنا چاہیئے وہ ناکارہ ہو جائے۔

ایک انجن میں کئی قسم کے پرزے ہوتے ہیں اگر کسی انجن کے تمام پرزے نہایت اعلیٰ ہوں۔ ان میں کوئی نقص نہ ہو۔ لیکن اس کا بائیلر ٹوٹا پھوٹا ہو یا اس میں کسی اور نقص کی وجہ سے سٹیم نہ بن سکتی ہو۔ تو خواہ باقی پرزے کتنے بھی کار آمد ہوں۔ تمام انجن ہی بے کار ہے۔ ایسا انجن کسی عجائب گھر میں نمائش کے لئے تو رکھا جا سکتا ہے۔ مگر وہ جس کام کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ کام وہ ہرگز نہیں دے سکتا۔ بے شک انجن کے باقی پرزے بھی نہایت عمدہ ہونے چاہئیں۔ اپنی اپنی جگہ ہر پرزہ درست ہونا چاہیئے۔ اور جس کام کے لئے وہ بنایا گیا ہے۔ اس کام کو وہ صحیح طور پر سرانجام دینے کے قابل ہونا چاہیئے۔ ورنہ انجن صحیح کام نہیں کر سکے گا۔ مگر جس انجن کا سرے سے بائیلر ہی نکما ہو وہ منبع ہی خشک ہو۔ جس سے تمام پرزوں میں طاقت کی رو دوڑتی ہے۔ تو ایسا تمام کا تمام انجن نکما ہو جائیگا۔ بے شک یہ درست ہے کہ انجن کی مشینری میں ذرا سی بھی خرابی ہو تو نقصان دہ ہے۔ ہر پرزہ کو اپنی اپنی جگہ صحیح کام کرنے کے قابل ہونا چاہیئے۔ اسی طرح یہ درست ہے کہ کسی قوم کے بچے بوڑھے اور عورتیں جب تک صحت کے اس مقام پر نہ ہوں۔ جس مقام کی قومی ترقی کے لئے ضرورت ہے۔ تو قوم ذلیل و رسوا ہو جائے گی۔ نکمی ہو جائے گی اور اپنے مقصد کے حصول میں ناکام ہوگی۔ لیکن

اگر کسی قوم کے نوجوان ہی نکمے ہوں۔ تو باقی اجزائے قوم خواہ کتنے بھی اعلےٰ ہوں۔ جب قوم کی فعال قوت کا منبع یعنی نوجوان ہی فعال نہ ہوں تو ایسی قوم قطعاً کوئی کام کر ہی نہیں سکے گی۔ اس کا حال تو زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد کا سا ہو جائے گا۔ ایسی قوم کے مقاصد خواہ کتنے بھی بلند ہوں خواہ کتنے بھی مقدس ہوں۔ خواہ کتنے بھی قومی ترقی کے ضامن ہوں کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کر سکتے۔

کوئی قوم کوئی تحریک جو خواہ دنیاوی ہو یا دینی اس کی حقیقی فعال قوت کا منبع نوجوان ہی ہوتے ہیں۔ معمر تجربہ کار افراد قومی جمعیت قومی مقاصد کے قیام و استحکام کے لئے بے شک ناگزیر ہیں لیکن مقاصد کی تکمیل کے لئے کارزار حیات میں آگے بڑھ کر لڑنے والا بازوئے شمشیر زن قوم کا نوجوان ہی ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضؓ سے بڑھ کر مقدس جماعت تو صفحۂ ہستی پر نہیں ہوئی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جس کو میدان جنگ میں آسمان کے فرشتے مدد کرتے تھے۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جن کی فتح کے وعدے خود اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت وحی کے ذریعہ کئے ہوئے تھے۔ بے شک اس مقدس ترین جماعت کے بچے بوڑھے اور عورتیں اپنی اپنی جگہ جماعت کے نہائت مفید اور کار آمد افراد تھے۔ بدر کے میدان میں بے شک ہر عمر کے صحابہ کرام رضؓ نے اپنے اپنے کارنامے دکھائے تھے۔ ان میں سے ہر ایک فرد فرد وحید کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن انصار کے وہ دو نوجوان شاید تاریخ انسانی میں یگانہ اور منفرد ہیں۔ جنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دائیں بائیں آ کر ایک ہی وقت میں ابوجہل کا نشان پوچھا تھا۔ اور ابھی آپ کے منہ سے پورے الفاظ بھی نہیں نکلے تھے کہ دونوں بجلی کی چمک کی طرح اس سب سے بڑے دشمن اسلام کا کام تمام کر چکے تھے۔

بے شک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پائے کا انسان بہت کم دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک بہت عظیم کاروباری انسان ہی نہیں تھے۔ بلکہ میدان جنگ میں بھی ایک بطل عظیم کا درجہ رکھتے تھے۔ مگر وہ بجلی کی سی تیزی ان انصار نوجوان لڑکوں کا ہی حصہ تھا۔ یہ ایک مستقل قدرت کا قانون ہے۔ جو ایسا اٹل ہے جیسا کہ قدرت کے دوسرے قوانین ہیں۔ جسطرح آگ کی فطرت جلا دینا بھسم کر دینا ہے۔ اسی طرح نوجوانی کی فطرت فعالیت ہے۔

آج تک دنیا میں جس قدر انقلابات ہوئے ہیں خواہ وہ سیاسی ہوں یا دینی۔ آپ دیکھیں گے کہ ان سب کی روح رواں نوجوان ہی ہوتے ہیں بے شک مقاصد وضع کرنے والے مقاصد کو عملی صورت دینے والے تجربہ کار معمر یا ادھیڑ عمر والے ہی ہوتے ہیں۔ مگر ان مقاصد کی تکمیل نوجوان ہی کیا کرتے ہیں

آجکل بھی جتنی تحریکیں مختلف ممالک میں رونما ہوتی ہیں ان کی تکمیل کے لئے ہر جماعت نوجوانوں کو ہی اپیل کیا کرتی ہے۔ کالجوں اور سکولوں کے طالب علم جو کام کر جاتے ہیں۔ وہ دوسروں سے ممکن ہی نہیں ہوتا۔

۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے نوجوانوں کی اس جماعت کا نام خدام الاحمدیہ رکھا ہے۔ نوجوانوں کے لئے یہ نام اسم با مسمیٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نام سے ان کی فعالیت کی خاصیت ظاہر ہوتی ہے۔ "خدمت" فعالیت کو چاہتی ہے۔ خدمت محض نام جپنے کا نام نہیں۔ ترپا قیوں کی طرح کامیابیوں کے بے سود خواب دیکھنے کا نام نہیں ہے۔ خدمت جمود کی ضد ہے۔ نوجوانوں کی ڈائینامیٹی قوت کو اسلام اور احمدیت کے لئے منظم طور پر استعمال کا نام خدمت ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی ایسی جماعت کا نام ہے۔ جو اپنے برقی مزاج کو خدمت اسلام و احمدیت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

اس اجتماع میں کیا ہوگا؟ اس میں وہی کچھ ہوگا جو نوجوانوں کی فعالیت کو ملک و قوم اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے تیار کرنے والا ہے۔ جو نوجوانوں کی برقی مزاج کو صراط مستقیم پر جادہ پیما کرنے کے موزوں طریقے سیکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ کوئی نوجوان ایسے اجتماع میں شمولیت سے محروم نہیں رہے گا۔ جو نوجوان دل میں قومی تڑپ رکھتا ہے۔ جو اپنے فرائض سے واقف ہے۔ اور قومی ترقی کے ساتھ نوجوانوں کا جو تعلق ہے۔ جس کا کچھ ذکر ہم نے اوپر کیا اس کو سمجھتا ہے۔ تو یقیناً ایسا نوجوان ایسے عظیم موقعہ کو جو سال میں صرف ایک بار آتا ہے۔ ضائع نہیں ہونے دیگا۔

ایک سنہری اصول

"اکثر اخبار نویس کسی جماعت ادارے یا فرد کی نالائقی کا اعتراف کرنے کے باوجود اس کے خلاف زبان حق لکھوانے سے صرف اس لئے اجتناب کرتے ہیں۔ کہ کہ ان کے مالک اخبار یا ان کی ذاتی مصلحت کے لئے یہ حق گوئی سازگار نہیں اور وہ بڑے سے بڑے فساد پر اس طرح تحسین کا پردہ خفا ڈال دیتے ہیں کہ وہ فساد کی بجائے صلاح معلوم ہونے لگتا ہے۔" (کوثر ۲۴ ستمبر ۱۹۵۱ء)

مندرجہ بالا الفاظ اور جس اخبار میں یہ شائع ہوئے ہیں ناظرین نے معلوم کر لیا ہے۔ کتنے شاندار الفاظ ہیں کتنا سنہری اصول ہے۔ جو کوئی پڑھے گا عش عش کرنے لگے گا۔ اور پکار اٹھے گا۔ کہ واہ واہ "کوثر" نے کیا اقامت دینی نظریہ پیش کیا ہے۔ اب تو یہ لوگ صحافیوں کو بھی مسلمان کر لینا چاہتے ہیں۔ مگر اس بیچارے کو کیا معلوم کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھلانے کے اور ہوتے ہیں۔

اسی لاہور میں عطا اللہ شاہ بخاری مشہور احراری جھگڑا باز نے جماعت احمدیہ کے خلاف نقض امن تک کے مرتکب ہونے کے لئے لوگوں کو اکسایا احراریوں کے اخبار "آزاد" میں جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام بزرگوں کی صریح توہین کی جاتی ہے۔ مگر "کوثر" کو کبھی توفیق نہ ہوئی کہ اس ظلم کے خلاف ایک لفظ بھی لکھے۔ بلکہ پچھلے دنوں جب مودودی صاحب کے ایک جلسہ میں احراریوں نے احمدیت کے متعلق مودودی صاحب سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ "ہماری دعائیں احراریوں کے ساتھ ہیں"۔ کتنا سنہری اصول ہے جو "کوثر" نے بیان کیا ہے۔ مگر اس سنہری اصول کی مٹی پلید کرنے والے بھی "کوثر" اور مودودی صاحب ہیں۔

مریضانِ قادیان کے لئے درخواستِ دُعا

احباب کرام قادیان کے مندرجہ ذیل مریضوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ برادرم نواب الدین صاحب جو دھاریوال میں زیر علاج ہیں خدا کرے اپریشن تک نوبت نہ پہنچے۔

(۲) مکرم مولوی خان محمد صاحب جو بخار وغیرہ عوارض سے بہت نحیف ہو چکے ہیں۔ اور احمدیہ شفاخانہ میں داخل ہیں۔

(۳) حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب جو کئی ماہ سے فالج سے بیمار ہیں صحت کی ترقی فی الحال رکی ہوئی ہے۔

(ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام مسیح موعودؑ)

سپین میں تبلیغ اسلام

خطوکتابت۔ ملاقاتیں۔ اخبارات میں مشن کا ذکر

(از مکرم کرم الٰہی صاحب ظفرؔ انچارج مشن سپین)

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ کہ سپین میں کیتھولک مذہب کے سوا کسی اور مذہب کو تبلیغ کی اجازت نہیں۔ یہ مشکل بہت ہی صبر آزما ہے۔ اللہ تعالےٰ سے یہی دعا ہے۔ کہ وہ دن جلد اس ملک میں آئے۔ کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ تبلیغ کے راستہ میں جتنی مشکلات اور روکیں ہیں۔ دور ہو جائیں۔ تا اسلام اس ملک میں پھر جلد فتح حاصل کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اسلامی اصول کی فلاسفی سے تاحال پابندی نہیں اٹھائی گئی

منسٹر کانفرنس سے واپس آکر اس معاملہ میں مقامی طور پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکی۔ کیونکہ وزراء حکومت کے باقی افسران موسم گرما گذارنے کے لئے میڈرڈ سے باہر شمالی سپین میں جا چکے ہیں۔ ان کی واپسی پر معاملہ کو نئے سرے سے پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بھاری مشکل کو دور فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ اس کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ سپین کے مختلف حصوں سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ کتاب نہایت ہی مفید ہے۔ احباب جماعت روک کے دور ہونے کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

تبلیغ بذریعہ خط وکتابت

مختلف شہروں سے زیر تبلیغ احباب کے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے سوالات وغیرہ کے جوابات دیئے گئے اور نئے احباب کو لٹریچر بھجوایا۔ بارسلونا کے ایک فلسطینی دوست کا خط بھی ملا۔ جو عربی۔ انگریزی۔ ہسپانوی زبان خوب جانتے ہیں۔ انہیں اسلام کا اقتصادی نظام اور دوسری کتب انگریزی بھجوائی گئیں۔ اللہ تعالےٰ ان علاقوں میں بھی احمدیت کا بیج بو دے۔ آمین۔ سپینی، مراکش سے بھی دو احباب کی درخواست پر لٹریچر بھجوایا گیا۔

پاکستان کے لئے حکومت سپین کے سرکاری نمائندہ آرکیٹکٹ احمدیہ مشن میں

ہسپانوی حکومت کی خارجہ پالیسی یہ ہے۔ کہ مسلم ممالک سے زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھائے جائیں۔ چونکہ پاکستان خدا تعالےٰ کے فضل سے تیزی کے ساتھ ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ اور خصوصًا بے شمار مہاجرین کے آنے کی وجہ سے مکانوں دفتروں اور سرکاری عمارتوں کی ضرورت ہے۔ یہاں کی حکومت نے اس سلسلہ میں فن تعمیر کے بارے میں اپنی طرف سے ماہرین کی خدمات پیش کی ہیں۔ چنانچہ سرکاری طور پر حالات کا مطالعہ کرنے اور بات چیت کرنے کے لئے ایک فن تعمیر کے ماہر کو وزارت خارجہ نے کراچی بھجوایا ہے۔ جس دن انہے روانہ ہونا تھا۔ اسی روز ہی ان کو ہمارے مشن کا پتہ لگا۔ اور ایک گھنٹہ کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ کہنے لگے۔ کہ دنیا ابھی تک پاکستان کی اہمیت کو نہیں سمجھ رہی۔ لیکن میں گہری نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ جو اہم واقعہ تاریخ میں اسلام کے ظہور کے وقت ہوا تھا۔ کہ دنیا میں ایک زبردست روحانی انقلاب ہوا تھا۔ اس کا اعادہ اس نئی پیدا ہونے والی مملکت میں دیکھ رہا ہوں۔ وہاں ایک نئی روح اسلام کو غالب کرنے والی پاتا ہوں۔ بندہ نے انہیں جوابًا کہا۔ کہ اسی روح اور درد کو اس خطہ کے لوگوں میں پا کر اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے ریفارمر موعود اقوام کل۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہاں مبعوث کیا ہے۔ آخر خدائی تقدیر میں بھی کوئی حکمت ہی تھی۔ اور ہم لوگ جو وہاں کے باشندے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ احسان اپنے اوپر دیکھتے ہیں کہ اس نے دوبارہ احیائے اسلام کا کام ہماری چھوٹی سی جماعت کے سپرد کیا ہے۔ انہیں اسلام کا اقتصادی نظام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی مطالعہ کے لئے دی۔ ان کی کار میں بندہ شام کو ہوائی بندرگاہ پر انہیں الوداع کہنے کے لئے ساتھ گیا۔

اسی طرح ایک اور ماہر فن تعمیر بھی دار التبلیغ میں آئے۔ دو فلسطینی مہاجر بندہ کے ہاں گھر پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہیں ایک پونڈ بطور امداد کے دیئے۔ انہیں بھی اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے دیا۔ بعد میں مجھے بتایا ہے۔ کہ یہ کتاب انہیں بہت پسند آئی ہے۔

یونیورسٹی کے طالب علم دار التبلیغ میں

ایک دفعہ دو میڈیکل سٹوڈنٹ اور ایک دفعہ ایک گریجوایٹ جو اب عربی اور عبرانی زبان پڑھ رہے ہیں۔ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ میڈیکل طالب علم تو بہت ہی تنگ دماغ کے ثابت ہوئے۔ چرچ نے ان کو یہ سبق خوب پڑھایا ہوا ہے۔ کہ عقل اور ثبوت مذہب کے معاملہ میں بالکل استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ "تثلیث ایک راز ہے۔ جو بھی اسے سمجھنے کی کوشش کریگا۔ کافر ہوگا قادر خدا لامحدود محدود ہو سکتا ہے۔ بندہ نے واضح مثالوں سے بتایا۔ کہ سمجھ کر اور پہچان کر مذہب کی پیروی کرنا بے ایمان نہیں بلکہ پکا ایماندار بناتا ہے۔ بندہ خود ایمان رکھتا ہے۔ قادر خدا ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔ مثلًا اندھیرا ہو۔ تو وہ اپنی قدرت سے روشنی بنا سکتا ہے۔ روشنی کو اندھیرے میں بدل سکتا ہے۔ مگر عقلمند خدا جو سب سے زیادہ عقل رکھنے والا ہے۔ کبھی بھی جب اندھیرا ہو۔ تو اسے روشنی نہیں کہے گا۔ جب اندھیرا ہو۔ تو یہ نہیں کہے گا کہ ہے تو اندھیرا مگر یہ اندھیرا کیا ہی روشن ہے۔ جس طرح روشنی اور اندھیرا دو متضاد چیزیں ہیں۔ اسی طرح لامحدود کبھی بھی محدود نہیں ہو سکتا۔ سیکنڈ کے کروڑ۔ ارب حصہ کے لئے بھی اپنی قدرت سے محدود بننا چاہے خدا سچا خدا نہیں رہے گا۔ کیونکہ دنیا کا خالق خدا ہمیشہ غیر محدود اور لازوال ہے۔

مگر دوسری دفعہ جو گریجوایٹ آئے۔ تو بندہ نے دوران گفتگو میں اسلام کی طرف ان کی خاص رغبت پائی۔ نہایت نیک فطرت نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

ہر اتوار کی شام کو کافی ملاقاتیوں کی آمد

باقاعدہ میٹنگ وغیرہ کرنا توفی الحال اس ملک میں منع ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کئی لوگوں کو مشن میں بھجوانے کے سامان کر دیتا ہے۔ اور ایک طرح جلسہ ہی منعقد ہو جاتا ہے۔

ایک میاں بیوی جو پہلے پروٹسٹنٹ چرچ میں جاتے تھے۔ اب باقاعدہ ہمارے مشن میں آتے ہیں۔ ان کے ساتھ تین چار خواتین جو ان کے ساتھ ہی دوسرے چرچ میں جاتے تھے۔ دار التبلیغ میں آتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے چاہا۔ اگر یہ میاں بیوی اسلام میں داخل ہو گئے۔ تو امید ہے باقی افراد کو بھی تحریک ہو جائیگی۔ آنے والوں کی تعداد پندرہ تک ہو جاتی ہے۔ ان میں ایک اور میاں بیوی بھی شامل ہیں۔ جن کا مشن سے کافی دیرینہ تعلق ہے۔ جن پر احمدیت کی سچائی تو ظاہر ہے۔ لیکن ملکی حالات اور چرچ کی طرف سے مخالفت وغیرہ کی وجہ سے ابھی تک کمزوری دکھا رہے ہیں۔ کہ سلسلہ میں داخل ہوں۔ شامل ہونے والوں میں ایک چیف آف دی سٹیٹ کے ریٹائرڈ کمانڈر بھی ہیں۔ جو انگریزی بھی جانتے ہیں۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کی ویسے تو اشاعت منع ہے۔ بندہ مختلف سوال وجوابات کے بعد ان میں سے آدھ گھنٹہ یا بعض دفعہ ایک گھنٹہ فلاسفی کا ترجمہ ان میں سے ایک کے ذریعہ پڑھوا کر سب کو سنایا جاتا ہے۔ اس طرح اتوار کے روز آنے جانے والوں کا سلسلہ رات کے دس بجے تک جاری رہتا ہے۔ نومسلم احباب اکثر اتوار کو آتے ہیں۔ اور نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کرتے ہیں۔ ایک روز ایک تاجر تشریف لائے۔ اسلام کا اقتصادی نظام خریدا۔ اسی طرح ایک جرمن انجینئر نے کسی کے ذریعہ کتاب خرید کی۔ دو جرمن زیر تبلیغ ہیں۔ ابھی برادرم شیخ ناصر احمد صاحب کی طرف سے پرچہ Der Islam بھجواتا ہوں۔ بہت کم ہسپانوی لوگ انگریزی جانتے ہیں۔ بعض فرنچ جانتے ہیں۔ ہسپانوی لٹریچر کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کتب سلسلہ کے شائع کرنے میں جو روک ہے اللہ تعالےٰ اسے دور فرمائے۔ آمین۔

سپین کے ایک اہم اخبار میں احمدیت کا ذکر

San Sebastian فرانس سپین کی سرحد کے پاس ہے۔ ہسپانوی حکومت کا موسم گرما گذارنے کا دار الخلافہ ہے۔ اکثر بندہ یورپ کے سفر میں یہاں سے گزرا۔ مگر ابھی تک کبھی اس شہر دیکھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اب کے جب بندہ مبلغین کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے زیورچ گیا۔ تو ایک روز کے لئے وہاں اترا۔ اچھا خوبصورت اور صاف شہر ہے۔ ایک چھوٹی بندرگاہ ہے۔ وہاں کے ایک Unidad اخبار نے خاکسار کے فوٹو کے ساتھ ایک مختصر سا آرٹیکل شائع کیا۔ اسی اخبار کے حوالہ سے بارسلونا کے اخبار نے بھی ذکر کیا۔ کہ اسلام کے مبلغ سان سیبا ستان سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کی اشاعت کا موجب بنائے۔ بندہ ایک دن ہی وہاں ٹھیر سکا۔ ایک خاندان پہلے ہی سے وہاں زیر تبلیغ ہے۔ ان کے گھر ہی مہمان ٹھیرا۔ سب افراد خاندان کو تبلیغ کی۔

بعض گھرانوں کی طرف سے کھانے کی دعوت

میڈرڈ سے باہر کراچی کے ہسپانوی کونسل کی فیملی موسم گرما گذار رہی ہے۔ مجھے ایک روز گذارنے کے لئے اپنے ہاں بلایا۔ سارا دن وہاں گذارا اور تبلیغ کی۔ انہوں نے بعض اور رشتہ داروں سے تعارف کرایا۔

اسی طرح مشن سے تعلق رکھنے والے ایک اور خاندان نے دوپہر کے کھانے پر گھر بلایا۔ یہ خاندان بھی احمدیت کے کافی قریب آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

ایک اٹالین فیملی کے گھر گیا۔ ان کا بھی مشن سے کافی مدت سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو بھی اسلام کے نور سے منور کرے۔ آمین۔

نومسلموں کے والدین کو گھر پر دعوت

بعض نوجوان جو سلسلہ میں داخل ہیں۔ ان کے والدین سخت کٹر اور متعصب ہیں اور ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہ وہ کیوں مشن میں آتے ہیں۔ بندہ ابتدا سے ان پر زور دے رہا تھا۔ کہ ان کا مشن سے تعلق قائم کیا جائے۔ حسن سلوک اور ہمدردی سے ان کو قریب لایا جائے۔ اور نہیں کم از کم تمہاری مخالفت نہ کریں۔ چنانچہ ایک روز فلاح الدین کے والدین کو چائے پر بلایا

(باقی دیکھو صٹ پر)

گورو گرنتھ صاحب کا ایک پرانا مطبوعہ نسخہ

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

(۱)

پاکستان کے قیام سے آٹھ دس سال قبل ایک مرتبہ میں پنڈت نارائن سنگھ صاحب گیانی کے شائع کردہ مترجم گورو گرنتھ صاحب کا دیباچہ پڑھ رہا تھا کہ میرے سامنے ان کی یہ تحریر آئی :-

"بھائی ہرنام صاحب کلیم (چوک بابا صاحب امرتسر) کے گھر بھائی بنوں کے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کے درشن ہوئے مگر اس کا ٹائیٹل نہیں تھا۔ اس سے کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کب اور کہاں طبع ہوا ہے سننے میں کئی باتیں ایسی آئی ہیں جو شکوک و شبہات پیدا کرنے والی ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر کرنے کو دل نہیں چاہتا۔"

(ترجمہ از گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ صفحہ ۱۳-۱۴)

میں نے جب سے پنڈت صاحب کی مندرجہ بالا تحریر پڑھی اس امر میں کوشاں رہا کہ کسی طرح میں بھی اس مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کے درشن کروں مگر کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے اس سلسلہ میں کئی قلمی اور مطبوعہ گرنتھ صاحب کافی گہری نظر سے دیکھے ایک دفعہ کرتارپوری مشہور بیڑ کے درشن کرنے کی غرض سے میں کرتارپور ضلع جالندھر بھی گیا۔ ان دنوں ہمارے ایک دوست مکرمی اقبال حسین صاحب وہاں ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کے ذریعہ مجھے کرتارپوری بیڑ کے درشن کرنے میں کامیابی ہوئی۔ اس کے علاوہ میں نے ریاست حیدرآباد (دکن) اور ناندیڑ (دکن) کے گوردواروں میں جاکر بھی پتہ لگانے کی کوشش کی۔ اس تحقیقات اور چھان بین کے نتیجہ میں قلمی اور مطبوعہ گرنتھوں کے متعدد شدید اختلافات میرے سامنے آئے جو میرے علم میں بہت بڑا اضافہ کرنے کا موجب ہوئے۔ مگر بھائی بنوں کے مطبوعہ گرنتھ صاحب کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ پاکستان کے قیام کے بعد بھی اس کی تلاش میں کوشاں رہا اور کئی مطبوعہ اور قلمی گرنتھ مجھے ملے مگر مطلوبہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کا کوئی نسخہ نہ مل سکا۔

چند دن ہوئے کہ مجھے "ڈوگری گھمناں" تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں میرے ایک احمدی دوست نے جو ڈوگری کے قریب ہی کمالیہ نام کے گاؤں میں رہتے ہیں مجھے ایک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کے درشن کرائے یہ گورو گرنتھ صاحب پتھر کے چھاپہ کا چھپا ہوا ہے اور اس کا کاغذ بے حد خستہ ہے۔ میرے اس احمدی دوست نے ایک اچھے صاف اور ستھرے رومال میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے یہ گورو گرنتھ صاحب لے لیا۔ اس کے آخر میں کاتب کا نام یوں مذکور ہے :-

"دستخط بھائی شنکر سنگھ راگی۔ رہنے والا گوجرانوالے کا۔"

(گورو گرنتھ سنگھ چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۶۸)

میں اس گورو گرنتھ صاحب کے متعلق یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسی گرنتھ کی کاپی ہے جو پنڈت نارائن سنگھ نے حکیم ہرنام سنگھ کے گھر دیکھا تھا کیونکہ میں نے اس کے درشن نہیں کئے۔ مگر جب میں نے متعدد مقامات سے اس کا مطالعہ کیا تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ نظریہ کی ایک بہت بڑی تصدیق ہوئی۔ حضور علیہ السلام آج سے تقریباً ۶۰ سال قبل گورو گرنتھ صاحب کے متعلق ارشاد فرمایا تھا -

"گرنتھوں میں ہے شک کا اک احتمال
کہ انساں کے ہاتھوں سے ہیں دست مال
جو پیچھے سے لکھنے لکھاتے رہے
خدا جانے کیا کیا بناتے رہے
گماں ہے کہ نقلوں میں ہو کچھ خطا
کہ انساں نہ ہووے خطا سے جدا"

(ست بچن صفحہ ۳۸)

ایک اور مقام پر حضور نے فرمایا ہے کہ :-

"یہ گرنتھ جو خالصہ صاحبوں کے ہاتھ میں ہے۔ باوا صاحب کی وفات سے بہت مدت بعد اکٹھا کیا گیا ہے اور روایتوں کا کوئی صحیح سلسلہ سکھوں کے ہاتھ میں نہیں ہے معلوم نہیں کہ کہاں کہاں سے اور کس کس سے یہ اشعار لئے گئے اور کیا کچھ کم کیا گیا یا بڑھایا گیا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کوئی ایسی کتاب نہیں جو اپنی اصلی حالت میں قائم رہی ہو۔ بلکہ اس میں بہت کچھ ردوبدل کیا گیا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں تو بہت اختلاف پائے جاتے ہیں۔ مگر میں اس تلاش میں تھا کہ کوئی ایسا مطبوعہ گرنتھ بھی مل جائے جو موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے مختلف ہو۔ پنڈت نارائن سنگھ کے بیان سے تو پتہ چلتا تھا کہ ایسا مطبوعہ گرنتھ بھی ہے جو موجودہ مروجہ گرنتھ سے مختلف ہے۔

یہ گرنتھ جو مجھے ڈوگری گھمناں سے دستیاب ہوا ایک ایسا مطبوعہ گرنتھ ہے جو موجودہ مروجہ گرنتھ سے بہت مختلف ہے۔ اس کے ابتدائی چھ صفحات جن میں جپ جی لکھی ہوئی تھی کاغذ کے خستہ حال ہونے کی وجہ سے تقریباً ضائع ہو چکے ہیں اور ساتویں صفحہ پر جپ جی کا کچھ آخری حصہ موجود ہے۔ اس لئے اس سے یہ پتہ تو نہیں چل سکا کہ اس گرنتھ کے چھاپنے کی سیوا کس پریس نے کی ہے اور کون صاحب اس کے پبلشر تھے باقی تمام گرنتھ مکمل صورت میں ہے بانیوں کا انڈکس اس کے آخر میں شامل ہے اور اس کے صفحات الگ ہیں جو ایک سے شروع ہوتے ہیں انڈکس کے بغیر اس گورو گرنتھ صاحب کے تمام صفحات کی تعداد ۱۱۶۸ ہے۔ اس میں بانیوں کی جو موٹی موٹی کمی وبیشی ہے اس کی تفصیل یہ ہے :-

اوّل :- راگ مارو میں بھگت بانی کے آخر میں ایک شبد میراں بائی کا درج ہے وہ یوں ہے :-

میراں بائی

من ہمارو بید صیو مائی کول نین اپنے گنا
تیکھن تیر بیدھ سریر دور گیو مائی
لاگو تب جانیو نہیں اب نہ سہیو جائی ری مائی
تنت منت اوکھدھ کرو تو پیر نہ جائی
ہے کو د اپکار کرے کٹھن درد مائی ری
نکٹ تم دور نہیں بیگ ملتو آئی
میراں گردھر سوامی دیال تن تپت بجھائی ری مائی
کول نین اپنے گن باندھیو مائی

(گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۸۹۵)

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں میراں بائی کا مندرجہ بالا شبد نہیں ہے اور نہ کوئی اور بانی ہے البتہ گیانی گیان سنگھ نے تواریخ گورو خالصہ کے گورمکھی ایڈیشن میں بانیوں کی تعداد اور تفصیل بیان کرتے ہوئے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں میرا بائی کا کلام بھی درج کیا گیا تھا -

(ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۸۰۴)

ایک اور سکھ ودوان پنڈت تارا سنگھ نروتم کے نزدیک بھی گورو گرنتھ صاحب میں میراں بائی کی بانی شامل کی گئی تھی (ملاحظہ ہو گورمت نرنیا ساگر صفحہ ۳۴۲)

دوم :- موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں راگ سارنگ میں بھگت سورداس کے شبد "چھاڈمن ہر بے مکھن کو سنگ" کی ایک ہی سطر ملتی ہے اور شبد نامکمل صورت میں ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۵۳) مگر اس چھاپہ پتھر کے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد مکمل صورت میں درج ہے جو اس طرح ہے :-

چھاڈمن ہر بے مکھن کو سنگ
کیا کیا چاہے بیائے نکھ نہ تجے بھجنگ
کاگا کہا کپور چگائے سوان نوائے گنگ
خر کو کہا اگر کو لیپن مرکٹ بھوکھن انگ
پاہن پتت بان نہ بیدھی ریتے ہوئے نکھنگ
سورداس ارد ئے کاری کمر یا چڑھت نہ دوجو رنگ

(گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۷)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس مندرجہ بالا شبد سے متعلق یہ نوٹ دیا گیا ہے :-

"یہ شبد بھائی بنوں کے گرنتھ میں تمام کا تمام دیا گیا ہے۔ مگر سری کرتارپوری گرنتھ صاحب میں اس کی پہلی سطر کے علاوہ باقی سطور پر ہڑتال پھیر دی ہوئی ہے۔"

(ترجمہ از شبدارتھ گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۵۳)

یہ شبد کس نے درج کیا؟ اور کیوں کاٹا؟ یعنی اس پر ہڑتال پھیرنے کی سیوا کس صاحب نے کی؟ اور کیوں کی؟ ان باتوں سے متعلق سکھ تاریخ سے کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ باوا تیجا سنگھ صاحب نے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ :-

"اب غور کرو کہ شبد کس نے لکھا اور کس نے اور کیوں کاٹا؟ اگر کہو کہ یہ سب کچھ گورو صاحب کے سامنے ہوا تو یہ ظلم ہے۔ (کیونکہ معصوم) گورو صاحب کو کیا ضرورت تھی کہ ایک مستند جگہ پر پہلے شبد لکھتے اور بعد میں کاٹتے اور مشہور بھی یہ ہے کہ پورے ستگورو کے ہر ایک بانی کو سچائی کے ترازو پر تولتے تھے اور بعد میں اسے مناسب جگہ پر لکھواتے تھے۔"

(ترجمہ از راگ مالا کھنڈن صفحہ ۱۵)

سوم :- چھاپہ پتھر کے اس مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں بھگت کبیر کے شلوکوں میں بھی بہت گڑبڑ ہے۔ بعض شلوک ایسے ہیں جو موجودہ گرنتھ صاحب میں ہیں اور اس میں نہیں ہیں۔ اور بعض شلوک ایسے بھی ہیں جو موجودہ گرنتھ میں نہیں ملتے مگر چھاپہ پتھر کے گرنتھ صاحب میں درج ہیں جیسا کہ :-

(۱) شلوک ۱۴ کے آگے ۱۵ کا شلوک موجودہ گرنتھ صاحب میں یوں ہے :-

کبیر ستن کی جھنگیا بھلی بھٹھ کستی گاؤ
آگ لگو تہ دھول ہر جہہ ناہی ہر کو ناؤ

(گورو گرنتھ صاحب مروجہ صفحہ ۱۳۶۵)

مگر پتھر کے چھاپہ کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کا مندرجہ بالا شلوک درج نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱۰۸)

(۲) موجودہ مطبوعہ گرنتھ صاحب میں شلوک ۲۸ کے آگے ۲۹ کا یہ شلوک درج ہے :-

کبیر مرتا مرتا جگ موا مر بھی نہ جانیا کوئے
ایسے مرنے جو مرے بہر نہ مرنا ہوئے۔

(گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۶۶)

یہ شلوک بھی چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب سے غائب ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۰۸)

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

نمبر وصیت ۱۱۲۹۰ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری غلام نبی صاحب قوم جٹ بند ھیشے عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن موسے والا ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۰ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ جن کی جائیداد اسوقت حکومت ہند کے قبضہ میں ہے اس وقت میرا گذارہ صرف اپنے والد بزرگوار کی آمد پر ہے۔ جو کہ حکومت پاکستان کی طرف سے الاٹ اراضی پر مشتمل ہے۔ میں ششماہی حصہ آمد فصل کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: محمد اسمٰعیل ولد چوہدری غلام نبی موصی بمقام موسے والا۔ گواہ شد: عبدالعزیز واقف زندگی تحریک جدید گواہ شد: بشیر احمد برادر موصی موسے والا۔

نمبر وصیت ۱۱۰۲۵ رسول بی بی زوجہ احمد بخش صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ مہر جو میرے خاوند محترم احمد بخش کے ذمہ واجب الادا ہے جو دین مہر کا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد اس وقت نہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبدہ: رسول بی بی زوجہ احمد بخش صاحب

نمبر وصیت ۱۱۰۲۶ محمودہ بیگم زوجہ مولوی اللہ بخش قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۵ مرلہ سکنی زمین افتادہ واقعہ قادیان دارالامان محلہ دارالرحمت نزد مکان شیخ مولا بخش صاحب دوکاندار قیمتی ۔/۲۱۶ روپے۔ جو مجھے میرے خاوند محترم مولوی اللہ بخش صاحب دیہاتی مبلغ حال درویش قادیان نے میرے مہر کے عوض میں دی ہوئی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبدہ: محمودہ بیگم موصیہ

گواہ شد: ضیاء الدین ارشد سکول ٹیچر ادرحمان گواہ شد: خدا بخش سکرٹری مال خسر موصیہ

نمبر وصیت ۱۱۰۲۴ طالعہ بی بی زوجہ خدا بخش قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ پچاس روپے نقد اور مبلغ پچاس روپے دین مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح کل جائداد یکصد روپیہ کی ہوتی ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ: طالعہ بی بی موصیہ

گواہ شد: ضیاء الدین ارشد سکول ماسٹر ادرحمہ

گواہ شد: خدا بخش سیکرٹری مال شوہر موصیہ

نمبر وصیت ۱۱۲۰۱ شیخ شریف احمد صاحب ولد شیخ مولا بخش قوم شیخ خوجہ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ وقت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ البتہ میرے لئے فوجی پنشن پندرہ روپے ماہوار منظور ہوچکی ہے۔ گو ابھی ملنی شروع نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ میں اپنے بھائی کی دوکان میں ورکنگ پارٹنر کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ جس کے ذریعہ سردست اندازاً ۔/۴۵ روپے ماہوار آمد کی توقع ہے۔ لہذا کل ماہوار آمد ۔/۶۰ روپے ہوئی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شیخ شریف احمد موصی سکنہ کوٹ مومن گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد: شیخ مولا بخش پریذیڈنٹ کوٹ مومن۔

نمبر وصیت ۱۳۰۹۷ زبیداں بیگم زوجہ عبدالکریم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۹/۱۲ ڈاکخانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد زیور وغیرہ کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبدہ: زبیداں بیگم زوجہ عبدالکریم

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد: عبدالکریم خاوند وصیہ

نمبر وصیت ۱۱۰۲۲ سردار محمد صاحب ولد بہاول بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ والد بزرگوار بقید حیات ہیں۔ اور ساری جائداد ان کے قبضہ میں ہے۔ اور جس پر انہوں نے وصیت بھی کی ہوئی ہے۔ میں موجودہ وقت میں کاشتکاری کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ اندازاً مجھے ۔/۲۵۰ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ یا ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: سردار محمد ولد بہاول بخش موصی۔

گواہ شد: عبدالمجید امیر جماعت احمدیہ ادرحمہ

گواہ شد: محمد عبداللہ ولد میاں خدا بخش سیکرٹری وصایا و مال۔

نمبر وصیت ۱۱۳۹۴ دولت محمد ولد حاجی امیر الدین قوم خواجہ پوری پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی بمقام کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک کنال زمین برلب سڑک محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ جو متصل مسجد ہے۔ جس کی حالت سکنی افتادہ ہے۔ اور کنال افتادہ زمین محلہ دارالبرکات متصل ریلوے سٹیشن قادیان برلب سڑک ہے اور ایک دوکان کے لئے افتادہ زمین برلب سڑک ریلوے روڈ قادیان محلہ دارالبرکات رقبہ اندازاً تین مرلہ ہے۔ اور ایک دوکان کے لئے قطعہ زمین باہر کی غلہ منڈی متصل ریلوے اسٹیشن قادیان اسی طرح مولوی عبدالمغنی صاحب نے اپنے مکان کا شمال مغربی حصہ جس میں کرایہ کے لئے نئے کمرے بن جا رہے تھے۔ میرے پاس مبلغ پانچہزار روپیہ میں رہن با قبضہ دیا تھا۔ مذکورہ بالا ساری جائداد موجودہ وقت میں مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ جب بھی مولیٰ پاک عطا فرمادے گا۔ میں اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں گا۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں خاکسار معمولی تجارت کررہا ہے۔ جس کے ذریعہ مجھے اندازاً ۔/۸۰ روپے ماہوار آمد ہوجاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: دولت محمد ولد حاجی امیر الدین کوٹ مومن

گواہ شد: منظور احمد مالک فرم خواجہ برادرس غلہ منڈی سرگودھا۔

گواہ شد: خدا بخش سیکرٹری مال ادرحمہ

نمبر وصیت ۱۱۷۹۷ شہزادہ بیگم زوجہ سید ولی محمد صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :- شہزادہ بیگم موصیہ

گواہ شد :- سید ولی محمد خاوند موصیہ

گواہ شد :- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر وصیت ۱۳۱۰۰ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰/۱۱-ایل ڈاکخانہ نمبر ۳۱/۱۱-ایل ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ چار تولہ زیور طلائی قیمت ۳۶۰/- روپے کل میزان ۵۶۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

العبد :- سکینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- باغ الدین پریذیڈنٹ جماعت

گواہ شد :- نور احمد خاوند موصیہ

نمبر وصیت ۱۳۰۹۹ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی چک ۳۰/۱۱-ایل ڈاکخانہ ۳۱/۱۱-ایل ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ چار تولہ زیور طلائی قیمت ۳۶۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۵۶۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی، نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد نشان انگوٹھا عزیزہ بیگم موصیہ

گواہ شد باغ الدین موصی ۵۳۲۰ خسر موصیہ۔

گواہ شد غلام احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔

سپین میں تبلیغ احمدیت (بقیہ صفحہ ۴)

ان کے والد کو تو علم ہے۔ کہ میرا لڑکا مسلمان ہے۔ اب اسے انگریزی میں مہارت پیدا کرنے کے لئے لنڈن بھجوایا ہے۔ اور باقاعدہ ٹھیرنے تک کا انتظام ہونے تک وہ مسجد لنڈن میں ہی ٹھیرا ہے۔ اور ہمارے مبلغین کا بہت ممنون احسان ہے۔ خصوصاً ان کے حسن سلوک اور اخوت کے جذبہ کی وجہ سے بہت متاثر ہے۔ ان کی سوتیلی والدہ سخت مخالف اسلام ہیں۔ مگر جب چائے پر آئیں۔ تو ان کا خوف اب آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے والدین بھی سخت مخالف تھے۔ پہلے ایک دفعہ ان کے گھر گیا۔ پھر انہیں چائے پر بلایا۔ جو غیریت اور دوری پہلے تھی۔ اب کم ہو رہی ہے۔ بلکہ اس امر کا اظہار کیا۔ کہ ہم تو اسے دشمن خیال کرتے تھے، اور یہ اتنی محبت سے پیش آتا ہے، عموماً یہ لوگ نیک فطرت ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ جہاں ان کے بیٹے کو ہدایت ملی ہے، ان کو بھی ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

تعلیم و تربیت

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مکمل نماز سیکھ چکے ہیں، فلاح الدین بھی لنڈن جانے سے قبل جانتے تھے، وہ اور مبارک احمد قرآن کریم بھی پڑھنا جانتے ہیں، مبارک احمد اب اکثر میرے خطوط ٹائپ کرتے ہیں۔ دفتر کے کام میں سب سے پہلے عطاء اللہ صاحب جو کراچی ہسپانوی قنصل خانہ میں ملازم ہو کر جا چکے ہیں۔ میری بڑی مدد کرتے تھے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ کرنے میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ پھر فلاح الدین صاحب مدد کرتے رہے۔ اب مبارک احمد صاحب مدد کرتے ہیں۔ مبارک احمد صاحب کے لئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ ان کی طبیعت ناساز ہے۔ یہ نوجوان یتیم ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا کرے۔ آمین

آخر میں احباب سے درد بھری دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ ہم کمزوروں کا دعا ہی ایک ہتھیار ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور اسلام کی فتح کا دن اس ملک میں جلد قریب آئے آمین

درخواست ہائے دعا

(۱) شیر محمد صاحب جلالپوری کی حالت سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے دن بدن تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ (۲) شیخ محمد سعید صاحب ۱۵ برکت علی روڈ لاہور کی لڑکی شمیم سعید بی۔اے کا امتحان دے رہی ہے۔ (۳) سردار رحمت اللہ صاحب زمیندار موضع صادقپور تحصیل خانپور کو اونٹ پر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب سب کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

پاکستان اور برطانیہ کی تجارت میں اضافہ

لنڈن ۲۷ ستمبر جولائی میں برطانیہ میں پاکستان سے درآمد شدہ مال اور سامان کی قیمت ۴۱،۹۴۲،۳۲۳ پاؤنڈ تھی یعنی جون ۱۹۵۰ء میں درآمد شدہ سامان سے دگنی مالیت کا یہ سامان تھا۔ گذشتہ سال کے پہلے سات مہینوں کے ۵۵،۸۰۷،۱۶۷ پاؤنڈ کے مقابلہ میں اس سال کے پہلے سات مہینوں کے اعداد ۱۰۰،۱۴۱،۹۹۲ پاؤنڈ تھے۔ پاکستان کو برطانیہ کی برآمدات کی قیمت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اس کا تناسب یہ نہیں ہے اس سال جولائی میں پاکستان نے ۵۱۸،۳۱۳،۴ پاؤنڈ کی قیمت کا برطانوی سامان خریدا جو گذشتہ سال اسی مہینہ کی خریداری سے ۵۰،۰۰۰،۳ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ سال کے پہلے سات مہینوں میں پاکستان نے ۵۰،۰۰۰،۳ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ سال کے پہلے سات مہینوں میں پاکستان نے ۸۸۰،۹۱،۲۷،۲ پونڈ کا سامان خریدا جو گذشتہ سال اسی مدت کی خریداری سے تقریباً ۴۵ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے برطانیہ میں پاکستان سے درآمد ہونے والے سامان میں سب سے زیادہ اضافہ کپاس میں ہوا ہے اس سال کے پہلے آٹھ مہینوں میں برطانیہ نے ۱۷،۱۹۴،۱۰۱ پاؤنڈ کی قیمت کی کپاس خریدی۔ ۱۹۵۰ء میں اسی مدت میں صرف ۱۲۵،۱۴،۲۳ پاؤنڈ کی کپاس خریدی گئی تھی۔

زرعی اصلاحات کو جلد از جلد قانونی شکل دیدی جائیگی

لاہور ۲۶ ستمبر حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب میں مجوزہ زراعتی اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے۔ پارٹی کا اجلاس آج پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ اور یہ کوشش قطعی ناکام رہی کہ اصلاحات سے [illegible] متعلقہ بلوں پر غور و خوض کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ لیگ اسمبلی پارٹی نے مجوزہ اصلاحات کو قانونی شکل دینے کے لئے جملہ ابتدائی مراحل جلد از جلد طے کرنے کا فیصلہ کیا ہے

لیگ اسمبلی پارٹی نے آج کے اجلاس میں باتفاق آراء اپنا نیا آئین بھی منظور کر لیا جس کے مطابق پارٹی کے لیڈر کے علاوہ باقی تمام عہدیداروں کا انتخاب ہر سال ہوا کرے گا۔ البتہ پارٹی لیڈر ایک مرتبہ منتخب ہونے کے بعد اسمبلی کی میعاد تک پارٹی کا لیڈر رہے گا۔

کرمان شاہ اور زاہدان کے درمیان ریلوے لائن

کراچی ۲۷ ستمبر ایران نے حکومت پاکستان کو یہ تجویز روانہ کی ہے کہ مشترکہ طور پر کرمان شاہ اور زاہدان کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کی جائے تاکہ بذریعہ ریل تہران کو کراچی سے ملا دیا جائے۔ ایرانی سفارت خانہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اس تجویز پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے اور عنقریب اس بارہ میں کوئی معاہدہ ہو جائیگا۔

مسٹر بخاری نے محترمہ فاطمہ جناح سے غیر مشروط طور پر معافی مانگ لی

کراچی ۲۷ ستمبر۔ کنٹرولر براڈکاسٹنگ مسٹر زیڈ۔ اے بخاری نے آج خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "میری انتہائی بدقسمتی ہے کہ میری وجہ سے آپکو صدمہ پہنچا جس کے ازالہ کے لئے میں یہی کر سکتا ہوں کہ آپ سے دوبارہ معافی مانگوں۔ میں پورے خلوص سے معافی کا خواستگار ہوں اور آپ سے میری التجا ہے کہ آپ مجھے معاف فرما دیں"

مسٹر بخاری نے آج جو خط بھیجا ہے اس میں ٹرانسمیٹروں کی خرابی کا ذکر نہیں کیا۔

پاکستانی ہوا باز واپس بھیج دیا جائیگا

کراچی ۲۷ ستمبر۔ حکومت ہندوستان نے رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوا باز کو پاکستان واپس بھیجنا منظور کر لیا ہے۔ یہ ہوا باز چند روز قبل ہندوستانی علاقہ میں اترنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

آبادان میں ایرانی فوج کو تیار رہنے کا حکم

تہران ۲۶ ستمبر۔ حکومت ایران نے آبادان سے باقیماندہ برطانوی ماہرین کو نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے اس [illegible] بارے میں برطانیہ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ اس [illegible] پالیسی کے نتائج خطرناک ہوں گے دوسری طرف ایرانی فوج کو آبادان میں تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے صورت حال کے کشیدہ ہونیکا پتہ چلتا ہے

آج برطانوی سفیر سر فرانسس شیفرڈ نے ایک یادداشت ایرانی وزارت خارجہ کے حوالہ کی ہے جس میں حکومت ایران کے فیصلہ پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ برطانوی سفارت خانہ کے کونسلر لنڈن جا رہے ہیں تا برطانوی کابینہ کو صورت حال سے آگاہ کر سکیں۔

ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ کا اعتراف

دہلی ۲۷ ستمبر آج ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر کیسکر نے اعتراف کیا کہ انہوں نے مشرقی بنگال کی اقلیتوں سے بدسلوکی کے بارے میں جو الزامات عائد کئے تھے۔ ان کی ابھی تک کوئی تصدیق نہیں ہو سکی۔

صدر ٹرومین تیل کا تصفیہ کرانے کیلئے پھر ہیریمن کو بھیجینگے؟

لندن ۲۷ ستمبر "ٹیمپسی" کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن رقمطراز ہے کہ صدر ٹرومین ڈاکٹر مصدق کو ایک اور خط لکھینگے۔ جس میں مسٹر ہیریمن کے ذریعے تنازعہ کا حل ڈھونڈنے کی ایک اور کوشش کی تجویز ہوگی۔

امریکہ کی اس قسم کی کوشش سے ۳۰۰ برطانوی ماہرین کے اخراج کے متعلق ڈاکٹر مصدق کے فیصلے پر عملدرآمد رک جائیگا یا پھر ان کی روانگی کے وقت میں توسیع کر دی جائے گی۔ اور مسٹر ہیریمن کو مصالحت کرانے کا موقع دیا جائے گا ـــــ ڈپلومیٹک حلقوں کو امید ہے کہ تہران اور واشنگٹن سے اچھی اطلاعات موصول ہونگی۔ کہا جاتا ہے کہ برطانوی سفیر کو صدر ٹرومین کے نام کوئی خاص پیغام دیا گیا ہے۔ تہران میں برطانوی سفیر شاہ ایران سے ملنے کی کوشش میں ہیں۔ تاکہ حکومت برطانیہ کے اس احتجاج کا اعادہ کر سکیں۔ جس میں ماہرین کے اخراج کی تمام تر ذمہ داری ایران پر عائد کی گئی ہے۔

مسٹر چرچل بھی آج وزیر اعظم برطانیہ سے ملاقات کر رہے ہیں۔ لندن میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ برطانی پالیسی کے مطابق ابادان میں برطانی عملہ کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے دبی زبان سے یہ رائے دی کہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ اس وقت کی صورت حال میں کس وقت اور کیا تبدیلیاں ہو جائیں۔

اس حکم کو بین الاقوامی عدالت کی خلاف ورزی تصور کیا جا رہا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ فریقین کوئی ایسی حرکت یا اقدام نہ کریں۔ جس سے جھگڑا بڑھنے کا احتمال ہو۔ (اسٹار)

پولیس کو زیادہ مہذب ہونا چاہیئے

بلغراد ۲۷ ستمبر۔ یوگوسلاویہ کی پولیس کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ انہیں زیادہ مہذب ذرائع اور رویہ اختیار کرنا ہوگا

بلغراد میں پولیس والوں سے ریوالور واپس لے لئے گئے ہیں اور ان کے بدلے انہیں ڈنڈے دے دیئے گئے ہیں۔ لیکن اس ہدایت کے ساتھ کہ ان کا غیر ضروری استعمال نہ کیا جائے۔

علاوہ ازیں ان کی وردیوں پر نمبر لکھ دیئے گئے ہیں۔ تاکہ اگر وہ زیادہ تشدد استعمال کریں۔ تو ان کے خلاف آسانی سے شکایت کی جا سکے۔ (اسٹار)

م ٹکٹ ہندوستان بذریعہ رجسٹری ارسال کئے تھے۔ لیکن بھارتی محکمہ ڈاک نے اس رجسٹری کو ضبط کر لیا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ کی سیاسی جماعتوں کی مالی حالت

لندن ۲۷ ستمبر برطانیہ میں عام انتخابات کو ایک مہینہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اور برطانیہ کی سیاسی جماعتوں نے اپنی اپنی مالی حالتوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان کے فنڈ انتخابی مہم میں انہیں کس حد تک جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

کنزرویٹو اور لیبر پارٹیوں کو زیادہ تردد نہیں ہے لیکن لبرل پارٹی کی مالی حالت اطمینان بخش نہیں ہے گذشتہ سال کے انتخابات میں انہوں نے ۴۷۵ امیدوار کھڑے کئے تھے۔ لیکن وہ صرف نو نشستیں حاصل کر سکے ان نو افراد کو پارلیمنٹ تک پہنچانے میں لبرل پارٹی کے ۴۰۰۰،۲ پاؤنڈ صرف ہوئے۔ اور انتخابات پر ان کا مجموعی صرفہ ۲۹۱،۷۱۲ پاؤنڈ ہوا۔

کنزرویٹو پارٹی نے جسکے ۲۸۱ امیدوار کامیاب ہوئے۔ گذشتہ انتخاب میں ۲۳۸،۷۸۴ پاؤنڈ کی رقم صرف کی۔ یہ رقم اوسطاً ۳،۷۱ پاؤنڈ فی نشست بنتی ہے۔ جس میں ہر امیدوار کے مقامی اخراجات بھی شامل ہیں۔

وہ بتانے سے انکار کرتے ہیں کہ اس انتخابی مہم میں اخراجات کے متعلق ان کا کیا اندازہ ہے۔ لیکن یہ قرینہ غالب ہے کہ اخراجات تقریباً اتنے ہی ہونگے۔ جتنے گذشتہ سال کے انتخاب میں ہوئے تھے

لیبر پارٹی کو الحاق شدہ ٹریڈ یونینوں سے چندوں کی بڑی رقوم وصول ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے اسے کوئی مالی دقت درپیش نہیں ہے۔ لیبر پارٹی نے گذشتہ انتخاب میں ۴۷۴،۲۸۴ پاؤنڈ صرف کئے تھے۔ اسکے ۳۱۵ امیدوار کامیاب ہوئے تھے اور فی امیدوار اوسط خرچ ۳۷۰ پاؤنڈ تھا۔ (اسٹار)

ٹکٹوں کی آمد و رفت پر بھی پابندی

جوہانسبرگ ۲۷ ستمبر۔ جنوبی افریقہ پر بھارت نے جو تجارتی پابندیاں لگائی ہیں۔ اسکے تحت صرف ذاتی ڈاک طبع شدہ اشیاء اور مسافروں کے ذاتی سامان کے علاوہ ہر چیز پر پابندی ہے۔ سٹار سے اس امر کی وضاحت جنوبی افریقہ میں متعین بھارتی ہائی کمشنر نے کی بھارتی ہائی کمشنر سے ایک شخص نے شکایت کی تھی کہ اس نے کچھ